درس حدیث

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

قرض کے معاملہ کی سنگینی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا لَا' فَصَلّٰى عَلَيْهَا' ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى ' فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قِيْلَ نَعَمْ' قَالَ: ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ' فَصَلّٰى عَلَيْهَا' ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ ' فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ' قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا لَا' قَالَ :((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)) قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ : صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ ' فَصَلّٰى عَلَيْهِ ......(صحيح البخاری' كتاب الحوالات' باب ان احال دين الميت علی رجل جاز)

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ایک جنازہ لایا گیا' اور عرض کیا گیا کہ حضور! اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیجئے! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا اس آدمی پر کچھ قرض ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ کچھ قرض نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کی جنازہ کی نماز پڑھا دی۔ پھر ایک دوسرا جنازہ لایا گیا' اس کے بارے میں آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس میت پر کسی کا قرضہ ہے؟'' عرض کیا گیا کہ ہاں اس پر قرض ہے' تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا اس نے کچھ ترکہ چھوڑا ہے (جس سے قرض ادا ہو جائے)؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے تین دینار چھوڑے ہیں' تو آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں بھی دریافت فرمایا: ''کیا اس مرنے والے پر کچھ قرضہ ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اس پر تین دینار کا قرضہ ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: ''اس نے کچھ ترکہ چھوڑا ہے

(جس سے قرض ادا ہو سکے)؟" لوگوں نے عرض کیا کچھ نہیں چھوڑا تو آپؐ نے حاضرینِ صحابہؓ سے فرمایا: "اپنے اس ساتھی کی نمازِ جنازہ تم لوگ پڑھ لو"۔ تو حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور! اس کی نماز پڑھا دیں اور اس پر جو قرضہ ہے وہ میں نے اپنے ذمہ لے لیا (میں ادا کروں گا) تو اس کے بعد آپؐ نے اس کی جنازہ کی نماز بھی پڑھا دی"۔

بعض اوقات انسان کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اس کے لئے ناگزیر ضرورت کے تحت قرض لینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ ایسے ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے لئے قرضہ دینا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ اور اگر وہ حالات سے مجبور ہو تو اسے فراخی تک مہلت دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور اگر اس کے فقر و فاقہ' غربت اور ناداری کے پیش نظر قرض کی رقم معاف ہی کر دی جائے تو ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ اسی طرح قرض کے معاملے کے آداب بھی بتائے گئے ہیں کہ فریقین قرض کی دستاویز تحریر کریں جس میں قرضے کی رقم' واپسی کی میعاد اور جملہ شرائط کا ذکر ہو اور اس تحریر پر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بھی ٹھہرایا جائے۔

مگر جہاں ضرورت مند کو قرض دینے کی ترغیب دی گئی ہے وہاں قرض لینے کی سخت حوصلہ شکنی کی گئی ہے' کیونکہ قرض ایک بوجھ ہے جسے ادا کئے بغیر انسان کا چھٹکارا نہیں۔ یہ قرض خواہ کا حق ہے جو بہرحال اسے دلوایا جائے گا۔ پس حتی الوسع قرض لینے سے گریز کرنا چاہئے اور اگر کوئی سخت مجبوری پیش آ جائے اور قرض لینا ضروری ہو جائے تو اپنے وسائل کا جائزہ لے کر اتنی ہی رقم قرض لینی چاہئے جس کی واپس ادائیگی ممکن نظر آ رہی ہو۔ قیامت کے دن جب حساب کتاب ہو گا تو ہر حق دار کو اس کا حق دلوایا جائے گا۔ جس شخص کے ذمہ کسی کی رقم ہو گی وہ اسے کیسے ادا کرے گا' کیونکہ وہاں کسی کے پاس درہم و دینار تو نہیں ہوں گے۔ ایک حدیث کے مطابق قرض خواہ کو مقروض کے نیک اعمال کا ثواب دے کر راضی کیا جائے گا اور یہ وہ وقت ہو گا جب ہر کسی کو اپنے نیک

اعمال کے ثواب کی ضرورت ہوگی۔ اور اگر مقروض کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو قرض خواہ کے گناہ بقدرِ قرضہ قرض دار کے کھاتہ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

یہی مطلب ہے اس مشہور حدیث کا جس میں اُمت کا مفلس اُس شخص کو کہا گیا ہے جس نے نیکی کے بہت سے کام کئے مگر لوگوں کے حقوق بھی تلف کئے۔ حساب کے دن جب لوگ اس سے مطالبے کریں گے اور وہ ادائیگی نہ کر سکے گا تو اس کی نیکیاں لوگوں کو دلوائی جائیں گی، یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی مگر حق دار ابھی موجود ہوں گے۔ اُس وقت حق داروں کے گناہ اس شخص کے ذمہ ڈال کر انہیں راضی کیا جائے گا۔ ایسا شخص ڈھیروں نیکیوں کے باوجود جنت میں نہ جا سکے گا، کیونکہ اس نے حقوق العباد کے سلسلہ میں احتیاط سے کام نہ لیا ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ حقوق العباد کا معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ اور قرض کا لین دین حقوق العباد کی ایک واضح صورت ہے جس میں قرضے کی عدم واپسی مقروض کی نجات کے راستے میں رکاوٹ بن کر کھڑی ہو جائے گی۔

قرض کے معاملہ کی سنگینی کے پیش نظر نبیٔ رحمت ﷺ جنازہ پڑھانے سے پہلے دریافت کرتے تھے کہ اس شخص کے ذمہ کسی کا قرضہ تو نہیں۔ چنانچہ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ ایک شخص کا جنازہ لایا گیا، آپ ﷺ نے حسب معمول دریافت فرمایا کہ اس کے ذمہ قرض ہے؟ جب بتایا گیا کہ نہیں تو آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا دیا۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ کے استفسار پر بتایا گیا کہ اس پر قرضہ تو ہے مگر وہ اس کی ادائیگی کے بقدر رقم بھی چھوڑ گیا ہے تو بھی آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا دیا۔ پھر جب تیسرا جنازہ لایا گیا تو وہ ایسے شخص کا تھا جس کے ذمہ قرض تھا اور وہ اس قرض کی ادائیگی کے بقدر مال بھی نہیں چھوڑ گیا تھا تو آپؐ نے اس کا جنازہ پڑھانے سے گریز کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ تم خود ہی اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔ اس پر حاضرین میں سے ایک صاحب نے مرنے والے کے ذمہ قرض کی رقم کی ادائیگی کی ذمہ داری لے لی تو آپؐ نے اس کی نماز جنازہ بھی پڑھا دی۔

اس واقعے سے قرض کی ذمہ داری کے بوجھ کی سنگینی کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس موضوع کی تائید میں رسول اللہ ﷺ کے بیشتر فرمودات ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہید ہونے والے مردِ مؤمن کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ صاف ظاہر ہے کہ قرض تو بندے کا حق ہے' وہ تو بندہ ہی معاف کرے گا اور قیامت کے دن جب ماں' باپ' بھائی' بیٹا اور بیوی بھی کام نہ آئیں گے' ہر ایک کو اپنی اپنی فکر دامن گیر ہوگی' اس موقع پر کون اپنا حق چھوڑے گا؟

اسی طرح جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن بندہ کی روح اس کے قرضہ کی وجہ سے معلق اور رکی رہتی ہے جب تک وہ قرضہ ادا نہ کر دیا جائے جو اُس کے ذمہ ہے''۔ سنن ابی داؤد میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع فرمایا ہے (جیسے شرک' زنا وغیرہ)' سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اس حال میں مرے کہ اس پر قرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی کا سامان چھوڑ نہ گیا ہو''۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ''قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے' اگر کوئی آدمی راہِ خدا میں شہید ہو اور وہ شہادت کے بعد پھر زندہ ہو جائے' پھر جہاد میں شریک ہو اور اس کے بعد پھر زندہ ہو جائے' اور پھر راہِ خدا میں شہید ہو اور پھر زندہ ہو جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ جنت میں اُس وقت تک نہ جا سکے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے''۔

زیرِ درس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کا جنازہ پڑھانے سے گریز کیا جس کے ذمہ قرض تھا۔ بعد ازاں جب افلاس و ناداری کا دور ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا کہ اگر کوئی مسلمان اس حالت میں انتقال کر جائے کہ اس پر قرض ہو (اور

اس نے ادائیگی کے لئے کوئی سامان بھی نہ چھوڑا ہو) تو وہ قرض میرے ذمہ ہے' میں اس کو ادا کروں گا۔ ظاہر ہے یہ آپ ﷺ نے اس لئے فرمایا کہ آپؐ کو یہ بات ہرگز گوارا نہ تھی کہ کوئی مسلمان قرض کا بار لئے ہوئے دارِ فانی سے رخصت ہو اور یہ قرض اُس کی بخشش کے راستے میں رکاوٹ بن جائے۔

اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی پیش نظر رہے کہ جو آدمی لوگوں سے ادھار لے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرا دے گا۔ پس عافیت اسی میں ہے کہ قرض لینے سے حتی الوسع گریز کیا جائے اور اگر کہیں شدید ضرورت کے تحت قرض لینا پڑے تو جلد واپسی کی نیت کرے اور جونہی وسعت ملے فوراً ادا کر دے۔ دوسری طرف مقروض کو مہلت دینے کی فضیلت پر بھی نگاہ رکھے اور مقروض کے ساتھ نرمی کا سلوک کر کے مالک یوم الدین سے رحمت اور نجات کی امید رکھے۔ لواحقین اور وارثوں کے لئے بھی یہ اشد ضروری ہے کہ اگر مرنے والے کے ذمہ قرض کی رقم ہو تو وہ اس کی فوری ادائیگی کا انتظام کر کے اس کی حقیقی خیر خواہی کا ثبوت دیں۔

❁ ❁ ❁

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات واحادیث درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجئے۔